آفتابِ
صداقت

آفتابِ
صداقت

āftāb-e-sadāqat

Sun of Truth

by W. Miller

(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK

published and printed by

Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:

askandanswer786@gmail.com

آج کل بے شمار لوگ کرسمس مناتے ہیں۔ اِس کی کیا وجہ ہے؟ بے شک متعدد لوگوں کے نزدیک کرسمس کی کوئی دینی اہمیت نہیں ہے۔ وہ اپنے گھروں میں کرسمس ٹری سجاتے، اپنے بچوں اور دوست احباب کو تحفے دیتے اور کرسمس کارڈ بھیجتے ہیں۔ وہ دوستوں کو ملنے جاتے اور اُنہیں اپنے گھروں میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ یوں وہ کرسمس کی خوشی مناتے ہیں۔ یہ سب کچھ محض رسم و رواج ہی ہے۔

لیکن متعدد ایسے لوگ بھی ہیں جو فرق سوچ رکھتے ہیں۔ اُن کا خاص دھیان تفریح پر نہیں بلکہ اُس ہستی پر ہے جس کا یہ یومِ ولادت ہے۔ میرے مسلم دوست بھی مجھ سے کہتے ہیں، "ہم بھی آپ کی طرح حضرت عیسیٰ کی عزت کرتے ہیں۔" ہاں، دنیا کے اکثر مہذب لوگ عیسیٰ مسیح کی عظمت مانتے ہیں بلکہ کچھ تو اُنہیں دنیا کی عظیم ترین ہستی قرار دیتے ہیں۔ اِس میں حیرانی کی بات

نہیں کہ اُن کی ولادتِ مبارکہ کو عالمگیر سطح پر منایا جاتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ دنیا کی اکثریت عیسیٰ مسیح کی ولادتِ سعید کی نسبت سے تاریخ کا حوالہ دیتی ہے۔

اکثر میرے دل میں یہ سوال اُٹھا ہے کہ "لوگوں کی اِتنی بڑی تعداد کیوں اُس ہستی کو جو دو ہزار سال پیشتر رومی سلطنت کے ایک قدیم اور گمنام قصبے میں پیدا ہوئی اِس قدر عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے؟" اِس سوال کے جواب میں عالموں نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ جو کچھ اُنہوں نے فرمایا مَیں یہاں نہیں دہراؤں گا۔ لیکن مَیں عیسیٰ مسیح کے چند ایسے پہلوؤں کا ذکر ضرور کرنا چاہتا ہوں جو اُنہیں ممتاز بنا دیتے ہیں۔

کنواری سے پیدائش

حضرت عیسیٰ ایک کنواری سے پیدا ہوئے۔ پاک نوشتوں کے مطابق دنیا کی تخلیق سے لے کر اب تک صرف دو مواقع ایسے آئے ہیں جب حق تعالیٰ نے کسی انسان کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ پہلے خدا نے حضرت آدم کو مٹی سے بنایا تاکہ وہ تمام نسلِ انسانی کے باپ ہوں۔ پھر ایک طویل عرصے کے بعد حضرت عیسیٰ کنواری مریم سے پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ مسیح کی ولادت کے لئے یہ لاثانی طریقہ کیوں اختیار کیا؟ کیا اِس کا مقصد یہ تو نہیں کہ عیسیٰ

مسیح "نیا آدم" اور ایک نئی نسل کے روحانی باپ بنیں؟ اِس سلسلے میں حق تعالیٰ کا پاک مقصد خواہ کچھ بھی ہو، عیسیٰ مسیح کی ولادتِ مبارکہ تاریخ میں ایک لاثانی واقعہ ہے۔ کرسمس کے موقعے پر ہم اِسی کی یاد میں خوشی مناتے اور آپ کی والدہِ ماجدہ مریم کے ایمان اور پاکیزگی کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

معافی کی ضرورت نہیں

حضرت مسیح کی زندگی میں میرے نزدیک ایک اَور بات حیرانی کا سبب ہے: اُنہوں نے ایک مرتبہ بھی یہ نہیں کہا کہ "مجھے معاف کر۔" جب ہم قدیم زمانے کے عظیم اور مقدّس لوگوں مثلاً حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد اور حضرت دانیال کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہ سب اپنی کم زور حالت سے آگاہ تھے، اِس لئے اُنہیں معافی مانگنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

انجیل جلیل میں عیسیٰ مسیح کی زندگی کا حال اور کام درج ہیں۔ لیکن ہمیں ایک حوالہ بھی نہیں ملتا جس سے ظاہر ہو کہ اُنہوں نے کبھی کوئی غلط کام کیا یا اپنے فرائض کو پورا کرنے سے قاصر رہے۔ عیسیٰ مسیح کو اللہ تعالیٰ یا انسانوں

سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اِس دنیا میں عظیم فاتح مثلاً سکندرِ اعظم اور نپولین وغیرہ گزرے ہیں جنہوں نے اپنے زبردست دشمنوں پر فتح حاصل کی۔ لیکن صرف عیسیٰ مسیح ہی نے ابلیس پر مکمل اور حتمی فتح پائی۔ صرف وہی کسی گناہ کے مرتکب نہ ہوئے۔ وہ ہمیشہ ہی حق تعالیٰ کے مکمل فرماں بردار رہے۔ یقیناً تمام دنیا کو ایک ایسے فاتح کا یومِ پیدائش منانا چاہیئے۔

اپنی تعلیم پر پورا عمل

حضرت عیسیٰ نے جو تعلیم دی اُس پر عمل بھی کیا۔ دنیا کے سب عظیم اُستادوں کو اپنے شاگردوں کو کہنا پڑا کہ "ہمارے کاموں کی نہیں بلکہ ہماری تعلیم کی پیروی کرو۔" اِن کے برعکس حضرت عیسیٰ کے کام اور تعلیم میں بال برابر فرق نہیں تھا۔ یہ تعلیم کیا تھی؟ "رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا۔ اور اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔" اُنہوں نے اِس پر عمل بھی کیا۔ اُنہوں نے نہ صرف اپنے دشمنوں کو معاف کرنے اور اُن سے محبت رکھنے کی تعلیم دی بلکہ اِس پر عمل بھی کیا۔ یہاں تک کہ جب اُنہیں مصلوب کیا جا رہا تھا تو اُنہوں نے اپنے قاتلوں کو معاف کرنے کی دعا کی۔

حضرت عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ کامل بنو جیسا کہ اللہ کامل ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ جب ہم عیسیٰ مسیح کی زندگی کا جائزہ لیتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہ بالکل کامل تھے۔ عیسیٰ مسیح سچ مچ کامل انسان تھے۔

قربانی کا لاثانی اثر

حضرت عیسیٰ کے پیروکاروں کا خاص دھیان اُن کی صلیبی موت پر ہے۔ اکثر برادرانِ اسلام کو یہ بات عجیب لگتی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں ہونے دیا کہ حضرت عیسیٰ جیسے نیک آدمی کو مصلوب کر دیا جائے، کہ مُردوں کو زندہ کرنے والے کو ظالم طریقے سے موت کے گھاٹ اُتارا جائے؟

بے شک کوئی بھی، یہاں تک کہ ابلیس بھی اِتنا طاقتور نہیں کہ عیسیٰ مسیح کو شکست دے سکے۔ تو بھی اُنہوں نے اپنی ہی مرضی سے انسان کی خاطر اپنی جان بطورِ فدیہ پیش کی۔ کیوں؟ انسان اپنے گناہوں کے باعث سزائے موت کے لائق ہے۔ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر اپنی جان اِس لئے دی کہ گنہگاروں کو ابدی موت سے مخلصی دلائے۔

> اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ (انجیلِ منورہ، یوحنا 16:3)

انجیل جلیل میں عیسیٰ مسیح کو اللہ کا فرزند کہا گیا ہے، لیکن اِس سے مراد جسمانی بیٹا نہیں بلکہ روحانی فرزند ہے۔ چنانچہ اُن کی ولادتِ سعید کو مناتے وقت ہم یاد کرتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح اِس دنیا کو تلوار سے فتح کرنے نہیں آئے تھے جیسے کہ سکندرِ اعظم نے کیا۔ وہ دنیاوی بادشاہ بننے کے لئے نہیں آئے بلکہ اپنی موت کے وسیلے سے گنہگاروں کو بچانے کے لئے۔ اُنھوں نے اپنے بارے میں فرمایا کہ

> ابنِ آدم [یعنی المسیح] بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان فدیہ کے طور پر دے کر بہتوں کو چھڑائے۔ (انجیل منورہ، مرقس 45:10)

اُنھوں نے ہم گنہگاروں سے اتنی محبت رکھی کہ اپنی جان ہمارے لئے دے دی۔ اِسی لئے ہم اُن سے محبت رکھتے ہیں، اِسی لئے ہم اُن کا حکم مان کر اُن کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

جی اُٹھنے کا لاثانی اثر

حضرت عیسیٰ کی موت کے بعد جو کچھ ہوا، وہ بھی لاثانی ہے۔ اُنھوں نے اپنے شاگردوں کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ مجھے قتل کیا جائے گا، لیکن تیسرے دن مَیں مُردوں میں سے جی اُٹھوں گا۔ اور ہوا بھی اِس طرح۔ وہ مُہر شدہ قبر سے نکل آئے اور چالیس دن کے دوران کئی مرتبہ اپنے پیروکاروں پر زندہ ظاہر ہوئے۔ پھر اپنے شاگردوں کے دیکھتے دیکھتے وہ صعود فرمائے۔ لیکن وہ ہم سے دُور نہیں ہیں، کیونکہ اُنھوں نے اپنے پیروکاروں سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں دنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔

اُنھوں نے اپنا یہ وعدہ پورا بھی کیا۔ چونکہ وہ ہمیشہ زندہ ہیں اور اپنے پاک روح کی معرفت ہر وقت ہمارے ساتھ ہیں اِس لئے اُنہیں اپنا جانشین مقرر کرنے یا اُس کے بارے میں پیش گوئی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ عیسیٰ

مسیح خود جماعت کا سر ہیں۔ وہ خود اُن لوگوں کے راہنما اور سرپرست ہیں جو اُنہیں پیار کرتے اور اُن کا حکم مانتے ہیں۔

کیا عیسائی مشرک ہیں؟

غالباً آپ کہہ رہے ہوں گے، "ہاں، مَیں مانتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ ایک عظیم انسان تھے۔ لیکن کیا عیسائیوں نے اُن کی قدر و منزلت کو بڑھا چڑھا کر پیش تو نہیں کیا؟ کیا اُنہوں نے اُنہیں وہ عزت تو نہیں دے دی جو صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے؟"

بے شک اگر کوئی کسی انسان کی بطورِ خدا پرستش کرے تو وہ مشرک ہے اور اُس سے سخت گناہ سرزد ہوا ہے۔ لیکن ہم تو یہ نہیں کرتے۔ ہم نے حضرت عیسیٰ کو دیوتا کا درجہ نہیں دیا۔ ہم اُن کی بطورِ خدا اِس لئے پرستش کرتے ہیں کیونکہ وہ درحقیقت خدا ہیں۔

ہمیں کس طرح حضرت عیسیٰ کے بارے میں اِتنا یقین ہے؟ پاک نوشتے یہ کچھ صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ وہ صاف طور پر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح نبی سے بڑھ کر ہیں۔ وہاں اُنہیں خدا کا کلام کہا گیا ہے جو ابتدا سے خدا کے ساتھ تھا اور حق تعالیٰ کے ساتھ ایک ہے (انجیل منورہ، یوحنا 1:1-2)۔ اُنہیں

خدا کا اکلوتا فرزند بھی کہا گیا ہے (یوحنا 18:1؛ 3:16-18) جن کی خدا باپ کی طرح عزت کی جانی چاہیئے (یوحنا 5:23)۔

جب المسیح نے اپنے لئے اِس قسم کا دعویٰ کیا تو یہودی حاکموں نے اُنہیں کفر بکنے والا کہا اور اِسی الزام کی بنا پر اُن پر موت کا فتویٰ لگایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ مسیح کو تیسرے دن زندہ کر کے ثابت کر دیا کہ حاکموں کا الزام غلط تھا، کہ ابنِ خدا ہونے کا جو دعویٰ عیسیٰ مسیح نے کیا تھا وہ درست تھا۔

اگر عیسیٰ مسیح صرف ایک عظیم اور نیک انسان ہوتے تو بلاشبہ اُن کی موت دنیا کے گناہ کا فدیہ نہ ہوسکتی۔ پھر اُن کی صلیب پر موت صرف مقدّس شہید کی موت ہی ہوتی۔ لیکن چونکہ وہ اللہ کے فرزند ہیں اور حق تعالیٰ کے ساتھ ایک ہیں (انجیل منورہ، یوحنا 30:10) اِس لئے صلیب پر اُن کی موت کی حیثیت فرق تھی ۔ اِس لئے حق تعالیٰ نے المسیح کے وسیلے سے انسان کے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھا لیا اور اُن کا کفارہ دیا۔ پولس رسول فرماتے ہیں:

> اللہ نے مسیح کے وسیلے سے اپنے ساتھ دنیا کی صلح کرائی۔
>
> (انجیل جلیل، 2 کرِنتھیوں 19:5)

چنانچہ اب جب ہم المسیح کی بیت لحم میں ولادتِ مبارکہ کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم فرشتے کے اُس پیغام کو جو اُس نے گڈریوں کو دیا بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ

> دیکھو مَیں تم کو بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں...آج ہی داؤد کے شہر میں تمہارے لئے نجات دہندہ پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند۔
>
> (انجیل منورہ، لوقا 2:10،11)

یہ نو مولود ہستی نبی سے بڑی ہے، وہ خداوند ہے۔ نجات دہندہ محض انسان ہی نہیں ہے بلکہ وہ المسیح میں خدا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیائے قدیم نے عیسیٰ مسیح کی پیش گوئی کرتے وقت اُنہیں "عمانوایل" کہا جس کا مطلب ہے "خدا ہمارے ساتھ" (یسعیاہ 7:14؛ متی 1:21-23)۔

یہ کتنی بڑی خوش خبری ہے! لیکن کیا یہ اللّٰہ تعالیٰ کے لئے ممکن ہے کہ وہ انسانی شکل میں زمین پر آئے؟ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ خدا قادرِ مطلق ہے۔ لہٰذا اگر قادرِ مطلق خدا، انسان کی شکل میں زمین پر آنا اور ہمارے درمیان سکونت کرنا چاہے تو یقیناً ایسا کرسکتا ہے۔ اگر ہم اِس سے انکار کریں تو اُس کی قدرتِ مطلقہ کا انکار کریں گے۔

لیکن یاد رہے کہ انجیل جلیل یہ نہیں فرماتی کہ حق تعالیٰ جسے کبھی کسی نے نہیں دیکھا اپنا تخت چھوڑ کر زمین پر آیا بلکہ یہ کہ اُس کا فرزند جو دنیا کا نور اور اللہ کا کلام ہے وہی "انسان بن کر ہمارے درمیان رہائش پذیر ہوا" (انجیل منورہ، یوحنا 1:14)۔

اِس جگہ پر مَیں صرف ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جب سورج ہمیں اپنی گرمی اور روشنی دیتا ہے تو وہ آسمان سے اُتر کر زمین پر نہیں آتا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو ہم سب بھسم ہو جاتے۔ نہیں، اُس کی روشنی جو اُس کے ساتھ ایک ہے ہم تک پہنچتی ہے۔ جب ہم اپنی کھڑکی کھولتے ہیں تو حقیقت میں سورج کو ہی اپنے گھر میں آنے دیتے ہیں۔ اِسی طرح حق تعالیٰ نے جو حقیقی آفتاب ہے اپنی روشنی یعنی المسیح کو ہمارے پاس بھیجا ہے جو اُس کے ساتھ ایک ہیں۔ اُن ہی کے وسیلے سے وہ اپنی روشنی دنیا کو دیتا ہے (انجیل منورہ، یوحنا 1:4-9)۔ اِسی مقصد کے تحت وہ انسانیت کا جامہ پہن کر پیدا ہوئے، ہمارے درمیان رہے، موئے اور پھر جی اُٹھے۔ اُن کا نام عمانوایل یعنی "خدا ہمارے ساتھ" ہے۔ کیونکہ اُن کے ذریعے خدا ہمارے ساتھ ہے۔

غرض، حق تعالیٰ ایک پُراسرار طریقے سے عیسیٰ مسیح میں ہو کر اِس دنیا میں آیا تاکہ ہمیں نجات، اطمینان اور خوشی عطا کرے۔ اِس لئے تمام دنیا کے لوگوں کو مل کر کرسمس کے موقع پر خوشی منانا واجب ہے۔